روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
CPL 61
213029
جمعہ 22- جنوری 1999ء - 4 شوال 1419 ہجری- 22 صلح 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 17

شُکر کا ایک طریق

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور پھر دادا سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ اپنی نعمت کا اثر اپنے بندہ پر دیکھے۔

(جامع ترمذی کتاب الادب باب ان اللہ یحب)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جب تم اپنی دنیوی آنی اور فانی ضروریات میں اس طرح کا انہماک اور استغراق پیدا کرتے ہو تو خدا تعالیٰ سے منہ پھیر لینا اور اس کی رضا جوئی اور خوشنودی کے حصول کے واسطے کوشش نہ کرنا اور خدا تعالیٰ سے منہ پھیر لینا بھلا کس عقلمندی کا کام ہے وہ خدا جس نے ابتداء میں پیدا کیا اور درمیانی حالات بھی اس کے قبضہ اور تصرف میں ہیں اور انجام کار بھی اسی کی حکومت اور اسی سے واسطہ پڑے گا۔ اس خدا سے فارغ محض اور غافل ہو جانا اس کا نتیجہ ہرگز خیر نہیں ہو سکے گا۔ وہ خدا جس کے انعامات انسان کے ساتھ ہر حال میں شامل رہتے ہیں اور وہ بے شمار اور بے اندازہ احسانات ہیں اسی کا شکر کرتے رہنا بہت ضروری ہے۔ شکر اسی کو کہتے ہیں کہ سچے دل سے اقرار کرے کہ واقعی اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ایسی ہیں کہ بے شمار اور بے اندازہ ہیں۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 643)

اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور نعمتوں کا شکر بجالانا ضروری ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

تحدیث نعمت دو طرح ہوتی ہے۔ ایک اس طرح کہ انسان علیحدگی میں اللہ تعالیٰ کے احسانات کا شکر ادا کرے اور اس کے پیہم فضلوں کو دیکھ کر سجدات شکر بجالائے اور زبان کو اس کی حمد سے تر رکھے۔ دوسرا طریق تحدیث نعمت کا یہ ہوتا ہے کہ لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے احسانات کا ذکر کیا جائے اور انہیں بتایا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے کتنا بڑا فضل کیا۔ فرماتا ہے ہم نے جو نعمتیں تجھے عطا کی ہیں ان سے خود بھی فائدہ اٹھاؤ اور اپنے جسم پر ان کے آثار کو ظاہر کرو اور کچھ حصہ صدقہ و خیرات کے طور پر لوگوں میں بھی تقسیم کرو (-) الٰہی حکم یہی ہے کہ امابنعمة ربک فحدث انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو بھی نعمت ملے وہ اس سے خود بھی فائدہ اٹھائے اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچائے۔ کاہنوں کی طرح ان نعمتوں کو رد نہ کرے۔ اس آیت کے روحانی لحاظ سے یہ معنے ہوں گے کہ ہم نے جو تعلیم تجھے عطا کی ہے اس پر خود بھی عمل کرو اور دوسروں سے بھی عمل کراؤ۔

تفسیر کبیر جلد نہم ص 109-110)

تم اگر میری نعمتوں کی قدر کرو گے تو میں تم پر انعام زیادہ کروں گا۔ یہاں تاکید فرمائی ہے۔ کہ میں ضرور تمہاری نعمتوں کو زیادہ کروں گا۔ یہ فطرت انسانیہ سمجھائی ہے۔ ہر ایک انسان اپنے نفس میں سمجھ سکتا ہے کہ اگر وہ کسی پر انعام کرے اور وہ آگے سے انعام کی بے قدری کرے تو پھر انسان اس پر کبھی انعام نہ کرے گا اور اسے کچھ نہ دے گا۔ اگر انسان کسی کو کپڑے دے اور وہ وہیں اس کے سامنے اسے چیر پھاڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دے یا کھانے کی چیز دے اور وہ کتے کے آگے پھینک دے۔ یا دودھ دیا اور اس نے پھینک دیا اور انعام کی بے قدری کی تو پھر اسے انعام دینے کو جی نہیں چاہتا۔ اور انسان پھر دوبارہ اس پر انعام نہیں کرے گا انسان تو اگر انسان کی بے قدری ہوتے دیکھے تو جس پر انعام کرے اس سے سب انعام چھین لیتا ہے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے انعاموں کی بے قدری کرے تو اللہ تعالیٰ چونکہ رب العالمین ہے ہمارے تو حوصلے پست ہوتے ہیں اس لئے سب انعام اس سے چھین لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جس نعمت کی ناقدری دیکھے وہی اس سے چھینتا ہے اور صرف اس کی سزا دیتا ہے جس کا خلاف ہو۔

انعامات دو قسم کے ہوتے ہیں جسمانی اور روحانی۔ جسمانی انعامات میں سے آنکھ کو لے لو۔ جو شخص کہ آنکھ سے کام نہ لے اور اسے استعمال میں نہ لائے تو آنکھ ناکارہ ہو جاتی ہے اور تباہ ہو جاتی ہے پھر وہ کبھی کام نہیں دے سکتی۔ بعض ہندو لوگ ہاتھوں کو سکھا دیتے۔ ان سے کام نہیں لیتے اور ان کو یونہی کھڑا رکھتے ہیں تو وہ ہاتھ سوکھ کر نکمے ہو جاتے ہیں۔ غرض انسان جس عضو سے کام لیوے وہ ترقی کرتا ہے اور جسے بیکار چھوڑ دے وہ نکما ہو جاتا ہے جس طرح انسان کے ظاہری اعضاء کے ساتھ معاملہ ہے ایسے ہی روحانی اعضاء کا معاملہ ہے ہر ایک عضو کے دو کام ہوتے ہیں۔ روحانی اور جسمانی۔ اگر کوئی آدمی عقل سے کام نہ لے تو اس کی عقل ماری جاتی ہے اور جو حافظہ سے کام نہ لے اس کا حافظہ نکما ہو جاتا ہے ایسے ہی جو شخص دانائی سے کام نہ لے تو اس کا بھی یہی حال ہو گا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص قرآن کریم کو نہ پڑھے اور اگر وہ قرآن کریم کی ایک آیت کو بھی غور سے نہ دیکھے اور اسے سمجھنے کی کوشش نہ کرے تو وہ روحانی معاملات کے سمجھنے سے قاصر رہتا ہے ایسے لوگ جو قرآن کریم کے سمجھنے میں اپنے افکار سے کام نہ لیں اور اس کو سمجھنے کی کوشش نہ کریں تو ایسے لوگوں کے دلوں پر مہر ہو جاتی ہے اور وہ کچھ سمجھ نہیں سکتے۔ اور جس طرح ظاہری اعضاء کو کام میں نہ لایا جائے تو وہ بیکار ہو جاتے ہیں ایسے ہی ان کے دل کی آنکھوں پر پردے پڑ جاتے ہیں اور ان کے دل کی بینائی ماری جاتی ہے اور بالکل ضائع ہو جاتی ہے اور ان کے کانوں میں بوجھ پڑ جاتے ہیں وہ کچھ نہیں سن سکتے۔ اور ان کو سزا دی جاتی ہے اور انہیں سخت عذاب ہو گا اور جو ایمان لے آتا ہے اور ماننے اور ہدایت کو قبول کرنے کے لئے تیار رہتا ہے اسے تو اور زیادہ انعام ملتے ہیں اور وہ کامیاب و مظفر و منصور ہوتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناقدری کرتا ہے اور وہ کفر کرتا ہے تو اس سے وہ نعمتیں چھین لی جاتی ہیں اور اسے عذاب ملتا ہے۔

سیکرٹریان تعلیم متوجہ ہوں

○ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ سال بھر مختلف تعلیمی ادارہ جات میں داخلہ و دیگر تعلیمی معلومات سے متعلق تقریباً 400 اعلانات "الفضل" میں شائع کرواتی ہے۔ تاکہ طلبہ و طالبات کو یہ معلومات بروقت مل سکیں اور وہ اس سلسلہ میں کارروائی کر سکیں۔ اس سلسلہ میں سیکرٹریان تعلیم کا یہ بھی فرض ہے کہ یہ اعلانات جو الفضل میں شائع ہوتے ہیں کا اپنے پاس ریکارڈ رکھیں اور اپنے سینٹرز میں ان کو آویزاں کریں نیز خدام الاحمدیہ۔ لجنہ اماء اللہ و جماعتی اجلاسات میں ان کے بارے میں اعلان کروائیں تاکہ کوئی بھی احمدی طالب علم محروم نہ رہے۔ بہت سے طلباء و طالبات بروقت معلومات نہ ملنے کی وجہ سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں سیکرٹریان تعلیم کا بروقت متعلقہ معلومات پہنچانا بہت فائدہ مند ہو گا۔ نیز سیکرٹریان تعلیم کو مختلف اداروں کے بارے میں جو بھی معلومات حاصل ہوں وہ چھپی ہوئی صورت میں نظارت ہذا کو ضرور ارسال کریں۔

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ماہر امراض قلب کی آمد

مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب ماہر امراض قلب 31-جنوری 99ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورتمند احباب ہسپتال ہذا کے پرچی روم سے پرچی بنوا کر میڈیکل آؤٹ ڈور سے رابطہ کر کے ضروری ٹیسٹ وغیرہ کروالیں۔

(ایڈمنسٹریٹر)

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت
2 روپے 50 پیسے

مرتبہ - حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں نمبر 33

ریکارڈ شدہ - 28 - اکتوبر 1998ء
نشر - 31 - اکتوبر 1998ء

میر کا دیوان

آج کی نشست کے آغاز میں حضور ایدہ اللہ نے میر تقی میر کے مجموعہ کلام "انتخاب کلام میر" کا تعارف کروایا اور بتایا کہ یہ دیوان عبیداللہ علیم صاحب مرحوم کی اہلیہ صاحبہ نگار عبیداللہ علیم نے بھجوایا ہے۔

حضور جب ٹیلی ویژن پر دکھا رہے تھے تو ایک بہت پیارا شعر سکرین پر دکھائی دے رہا تھا۔

جانے کا نہیں شور سخن کا مرے ہرگز
تا حشر جہاں میں مرا دیوان رہے گا

فرمایا۔
کبھی کبھی عبیداللہ علیم بھی میر کی طرز پر لکھنے کی کوشش کیا کرتے تھے اگرچہ وہ بات بن نہ سکی کسی سے۔ بہت لوگ لکھتے ہیں مگر وہ بات بنتی نہیں ذوق کہتا ہے کہ ؎

نہ ہوا پر نہ ہوا میر کا انداز نصیب
ذوق یاروں نے بہت زور غزل میں مارا

حضور نے میر کا یہ شعر پڑھا۔

ہم فقیروں سے کج ادائی کیا
آن بیٹھے جو تم نے پیار کیا

یہ ہلکے سے ہلکا شعر جو نکالا ہے ان میں سے ایک یہ ہے۔

ہم فقیروں سے کج ادائی کیا

یعنی ہم تمہارا کیا لیتے ہیں۔ در کے فقیر ہی تو ہیں۔ اور اس لئے بیٹھتے ہیں کہ تم پیار کرتے ہو۔ اگر پیار کرتے رہو گے تو ہم آتے رہیں گے بیٹھتے رہیں گے۔ اگر کج ادائی کرو گے تو ہم نہیں آیا کریں گے۔

چھوٹا سا شکوہ بھی ہے اور ایک فطرت کا راز بھی بتایا گیا ہے کہ جب پیار کرو گے تو پھر لوگ اکٹھے ہوں گے جب پیار چھوڑ دو گے تو لوگ رفتہ رفتہ دور ہو جائیں گے۔

فرمایا:- یہ ہے میرؔ بڑی مشکل سے ایک آسان شعر ڈھونڈا ہے جو میر پر کتابیں لکھ رہے ہیں وہ اوٹ پٹانگ کتابیں لکھ رہے ہیں۔ ان کو ہوا بھی نہیں لگی کہ میر کیا کہتا ہے۔ میں نے دیکھی ہیں اکثر کتابیں بے چارے غالب اور میر پر بڑا ظلم ہوا ہے ان کی طرف فضول باتیں منسوب کرتے رہتے ہیں نہ انہوں نے کہیں نہ انہوں نے سوچیں نہ ان کو سمجھ آئی اور خوانخواہ زبردستی ان کے پلے باندھتے ہیں ؎

ہمارے آگے ترا جب کسو نے نام لیا
دل ستم زدہ کو ہم نے تھام تھام لیا

سادہ شعر کی ایک یہ بھی مثال ہے۔

تھام تھام لیا کا مطلب ہے ہائے ہائے کر کے ہاتھ پڑتا تھا اور 'دل ستم زدہ کو ہم نے تھام تھام لیا۔

فرمایا۔ اس کو کہتے ہیں میر کی زبان۔

لطائف

○ ایک بچے کو اس کی ماں نے مارا اور وہ ڈر کے مارے بیڈ کے نیچے جا چھپا۔ ماں نے بتیرا کہا مگر وہ باہر نہ نکلا۔

جب اس کا باپ آیا تو ماں نے کہا آپ کا لاڈلا بیڈ کے نیچے چھپا ہوا ہے اس کو باہر نکالیں۔

باپ جب نیچے ہو کر بچے کو نکالنے لگا تو اس نے اپنے باپ کو کہا۔ ابا آپ بیڈ کے نیچے آ رہے ہیں کیا آپ کو بھی امی نے مارا ہے۔

○ ایک استاد نے بچے سے پوچھا
اگر پانچ سیب ہوں۔ تین آپ لے لو تو آپ کے بھائی کو کتنے ملیں گے
بچے نے معصومیت سے جواب دیا۔
اگر میں نے تین سیب لے لئے تو میرا بھائی مجھے مارے گا۔

عدل

○ حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ انصاف کرو۔ تم میں سے کوئی بھی ایسا ہے جو چاہتا ہے۔ یا پسند کرتا ہے۔ کہ مجھے کوئی گالی دے۔ یا میری کوئی ہتک کرے۔ یا میرے ننگ و ناموس میں فرق ڈالے یا نقصان کرے یا بدی سے پیش آئے تحقیر کرے؟ میرا ملازم سستی سے کام لے۔ جب تم نہیں چاہتے۔ تو کیا یہ انصاف ہے۔ کہ تم کسی کا مال ضائع کرو یا کسی کی ملازمت میں سستی کرو۔ یا کسی کو نقصان پہنچاؤ۔ یا کسی کے لڑکے یا لڑکی کو بدنظری سے دیکھو۔ تم عدل سے کام لو۔ اور وہ سلوک کسی سے نہ کرو۔ جو خود اپنے آپ سے نہیں چاہتے۔ اسی طرح جس سے پانچ دس روپے تنخواہ لیتے ہو۔ اس کی فرمانبرداری کرتے ہو۔ پس جس نے آنکھیں دیں۔ جن سے ہم دیکھتے ہیں۔ کان دیئے جن سے ہم سنتے ہیں زبان دی۔ جس سے ہم بولتے ہیں۔ ناک دیا۔ پاؤں دیئے جن سے ہم چلتے ہیں۔ عقل۔ فہم، فراست دی۔ اتنے بڑے محسن، اتنے بڑے مربی، اتنے بڑے خالق، رازق کی نافرمانی کریں تو کیا یہ عدل ہے؟

(حقائق الفرقان جلد نمبر 2 ص 503)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نعتِ سرورِ کائنات

راحت پر راحت دیتا ہے کیا دلکش موجیں لیتا ہے
دریائے فیضانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

صبحِ روزِ ازل سے لیکر ختم نہیں تا شامِ محشر
سلسلۂ احسانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سبحان اللہ کیا کہنا ہے سینوں سے دل کھینچ رہا ہے
جذبِ بے پایانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

گو کیسا ہی سحر بیاں ہو لیکن ناممکن جو بیاں ہو
تفصیلِ فیضانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

آپؐ کا ثانی ہو 'نہ ہوا ہے' دنگ ہے جس نے دیکھ لیا ہے
کچھ حُسن و احسانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مشرقِ وحدت' مہرِ رسالت' آیۂ قدرت سایۂ رحمت
ذاتِ عالی شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اپنے ہوں یا بیگانے ہوں مسلم ہوں یا نامسلم
سب پر ہے احسانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

زہریلی گفتار کہاں تک اور اس کی تکرار کہاں تک
حیف! اے بدخواہانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

یہ آزار رسانی تاکے' تاکے تلخ بیانی تاکے
شرم! اے بدگویانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بارشِ تیرِ ظلم و ستم نے سینے کر دیئے چھلنی لیکن
ضبط! اے جانبازانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

وہ متجاوز ہو نہیں سکتے دائرۂ آئینِ وفا سے
جو ہیں رضا جویانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہ جہانپوری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا عالمی درس قرآن ☆ نمبر 16- فرمودہ 7- جنوری 1999ء

اللہ بہت مغفرت کرنے والا ہے اس کی طرف سے ذرہ بھر بھی کسی پر ظلم نہ ہوگا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں

(درس قرآن کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: 7جنوری 1999ء- سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں 18 رمضان المبارک کو عالمی درس قرآن ارشاد فرماتے ہوئے سورہ نساء کی آیات 123 تا 127 کا درس دیا۔

آیت نمبر 123

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورہ نساء کی آیت 123 کے الفاظ 'بات کرنے میں اللہ سے سچا کون ہو سکتا ہے' کے ضمن میں سیدنا حضرت مسیح موعود کا ایک ارشاد سنایا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ صاف اور کھلا اور بااطمینان وہ کام ہے جس میں خدا کی طرف سے نیک اجر دینے کا وعدہ ہو۔ یعنی دنیا اور آخرت دونوں میں نیک انجام کے لحاظ سے۔ یا وہ جو اپنے ہی دل کا منصوبہ ہو اور خدا کی طرف سے خاموشی ہو۔ کون دانا ہے جو وعدہ کو غیر وعدہ سے بہتر نہیں جانتا۔ یعنی ایک شخص ایسا فعل کر رہا ہے جس کے ساتھ کوئی وعدہ نہیں۔ اچھا اور برا دونوں ہو سکتے ہیں تو عقل والا اسی بات کو پکڑے گا جس کے ساتھ وعدہ ہو۔ کونسا دل ہے جو وعدہ کے لئے نہیں تڑپتا۔ اگر خدا کی طرف سے چپ ہو تو کس پر بھروسہ کرے گا۔ کیا اپنے ہی تصورات کو خدا کے وعدے قرار دے سکتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ بات اکثر دنیا میں ہو رہی ہے تمہارا یہ سمجھ لینا کہ یہ اچھا کام ہے۔ یہ دل کا دھوکہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہتے ہیں کہ جہنم کا رستہ نیک نیتی کی اینٹوں سے بنایا گیا ہے۔ سارے برے اعمال کرنے والے یہی کہتے ہیں کہ نیک نیتی کا کام ہے۔ اگر خدا کی طرف سے یقین نہ ہو کہ نیک نیتی ہے اس وقت تک ہر کام میں بے اطمینانی ہے۔

آیت نمبر 124

اس کا معنی و مفہوم بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فیصلہ نہ تمہاری امنگوں کے مطابق ہوگا اور نہ اہل کتاب کی امنگوں کے مطابق۔ جو بھی برا عمل کرے اسے اس کی جزا دی جائے گی۔ وہ اپنے لئے اللہ کو چھوڑ کر نہ تو کوئی دوست پائے گا اور نہ مددگار پائے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس آیت میں کسی خاص تفسیری نکتے کی بات نہیں ہے۔ بات واضح ہے۔ حضرت مصلح موعود کے غیر مطبوعہ نوٹس کا حوالہ دیتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پہلی بات مشرکوں کے بارے میں اور دوسری بات اہل کتاب کے بارے میں ہے۔ کم کا لفظ اہل کتاب اور مشرکوں میں مشترک ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جو برا کام کرے گا اس کے عمل کے مطابق سلوک ہوگا اس کی آرزوئیں اسے نہیں بچائیں گی۔ ایسا شخص اللہ کے سوا کوئی مددگار نہیں پائے گا۔ حضور نے فرمایا یہ وہ حصہ ہے جس کو سن کر لوگوں میں بڑی تشویش پیدا ہو گئی اس میں بڑے بڑے بزرگ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم بھی شامل تھے۔ انہوں نے اس سے یہ مطلب نکالا کہ جو بھی برا عمل کرے گا اس کو اس کی سزا ضرور ملے گی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جیسے عظیم المرتبت شخص کو بھی تشویش لاحق ہو گئی انہوں نے کہا کہ اس آیت نے تو میری کمر توڑ کر رکھ دی ہے۔ اور فی الواقع سر پر ہاتھ رکھ لیا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس بات میں اہم اور قابل غور بات یہ ہے کہ جو سچے اہل علم ہیں ان میں انکسار بھی کمال درجہ کا ہوتا ہے۔ وہ اپنے اعمال پر فخر کرتے ہوئے یہ نہیں سمجھتے کہ میرے سارے اعمال نیک ہیں۔ بلکہ ان کی توجہ اس طرف ہوتی ہے کہ جو ذمہ داریاں مجھ پر ہیں وہ میں ادا کر ہی نہیں سکتا وہ اپنے نیک اعمال کو گہری نظر سے دیکھتے ہیں تو سمجھتے ہیں کہ وہ کوئی بھی فرض انجام نہیں دے سکے۔ یہ وہ خیال تھا جس نے حضرت ابوبکر کی کمر توڑ دی۔ وہ سمجھے کہ مجھ سے تو بے حد کوتاہیاں ہوئی ہیں۔ بطور انسان قدم قدم پر قصور سرزد ہوئے ہیں۔ میں تو مارا گیا۔ جب انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی فکر کا اظہار کیا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تسلی دلانے کی خاطر یہ طریق اختیار فرمایا کہ کیا تم بیمار نہیں پڑتے کیا تمہیں راستے میں چلتے کانٹے نہیں چبھتے۔ یا تمہیں آئے دن کسی نہ کسی تکلیف کا سامنا نہیں ہوتا رہتا یہ جزی بہ کا وعدہ تمہارے حق میں تو اسی طرح پورا ہو گیا تمہیں اب قیامت کے دن کسی بداعمالی کی سزا نہیں ملے گی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا حضرت ابوبکرؓ کی تسلی کے لئے تو یہ بہترین جواب ہے۔ لیکن اس کے بعض اور بھی پہلو ہیں۔ انبیاء کو عام زندگی میں جو تکالیف آتی تھیں نعوذباللہ کیا وہ گناہوں کی وجہ سے ہوتی تھیں۔ اگر ایسا مان لیا جائے تو اہل کتاب کو اعتراض کا موقعہ ملے گا۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ صدیق کم گنہگار اور نبی زیادہ۔ یہ ممکن نہیں ہو سکتا۔ اس لئے یہ سوچنا درست نہیں ہوگا کہ ہر تکلیف لازماً سزا کے طور پر آتی ہے بلکہ قرآنی بیان جو مختلف آیات میں بیان ہوا ہے اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ تکالیف آزمائش کے طور پر بھی آتی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مشرکوں اور اہل کتاب کی امانی یہ تھی ہم بخشے گئے۔ اہل کتاب یہ کہتے تھے کہ چند گنتی کے دنوں کے سوا آگ ہم کو نہیں چھوئے گی۔ بعض کہتے تھے کہ ہمیں کچھ بھی نہیں ہوگا یہود کا یہ بھی عقیدہ تھا کہ جو کچھ ہے دنیا میں ہے مرنے کے بعد کچھ بھی نہیں ہوگا۔ ہمارے وعدوں اور دل کی تمناؤں میں کچھ بھی حائل نہیں ہوگا۔ اس آیت میں اس بات کو رد کیا گیا اور کہا گیا کہ تمہارا جو بھی عمل ہوگا تمہیں اس کی جزا ملے گی۔ اور تاریخ گواہ ہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں نے جب بھی ایسے عمل کئے ان کو سزا ملتی رہی۔ بیماریوں اور حادثات کا جو قانون رائج ہے وہ لاگو ہوگا۔ کسی معاملے میں ذرا سی بھی غفلت کریں تو کون بچائے گا۔ اللہ اپنے محبوبوں سے ویسا ہی سلوک کرتا ہے جو اپنے پیاروں سے کیا جاتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس آیت کا منطوق یہ ہے کہ غلطی کرو گے تو اس کی جزا پاؤ گے۔ ایک غلطی ہے جان بوجھ کر کرنا۔ اور دوسرے غلطی سے غلطی کر جانا۔ دونوں صورتوں میں جزا تو ملتی ہے۔ اسے سزا نہیں کہتے۔ یہودی ہو یا اہل کتاب جو بھی آگ میں ہاتھ ڈالے گا جلائے گا۔ پھر کوئی سزا عاقبت میں بھی ہوگی۔ اور بعض دفعہ دونوں طرح یعنی دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی سزا ملے گی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا حضرت ابوبکرؓ کا جو خیال تھا اس کا ایک جواب تو اس آیت کے آخری حصے میں دیا گیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ جب اللہ ولی اور نصیر ہو تو ایسے لوگوں کو گھبرانے کی کیا ضرورت ہے؟ مراد یہ ہے کہ جس کے لئے خدا نے شفیع بنا دیا اس کو کیا فکر۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا گیا کہ جس کا اللہ ولی اور نصیر ہوگا' اس کو اللہ غلبہ عطا کرے گا۔ حضور نے فرمایا اس آیت سے شفاعت کی قطعیت ثابت ہوتی ہے نہ کہ نفی۔ سوء سے بعض نے شرک مراد لیا ہے اگر شرک ہے تو بخشش ہو نہیں سکتی۔ پھر صحابہ کو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص طور پر یہ اصول رد کر دینا چاہئے تھا۔ اس کا مطلب یہی نکلتا ہے کہ یہاں پر قطعی طور پر شرک مراد نہیں ہے۔

آیت نمبر 125

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ وہ آیت ہے جس کے متعلق دشمنوں اور وہیری تک کو یہ لکھنا پڑا ہے کہ دین مرد اور عورت سے برابر کا سلوک کرتا ہے۔ جو بھی اچھے عمل کرے گا اسے اس کی جزاء دی جائے گی۔

حضور ایدہ اللہ نے نقیر کی بحث کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ کھجور کی گٹھلی میں ایک باریک سا دھاگہ ہوتا ہے خدا اس کے برابر بھی ظلم نہیں کرے گا۔ کھجور کی نوک پر جو خفیف سا دباؤ ہوتا ہے جو اس وجہ سے ہوتا ہے کہ وہاں سے پودا پھوٹتا ہے۔ اللہ فرماتا ہے کہ وہ اتنا معمولی سا بھی ظلم نہیں کرے گا۔ اس کے علاوہ پرندے کی چونچ میں چھوٹا سا سوراخ ہوتا ہے اسے بھی نقیر کہتے ہیں۔

توکل اور یقین کرو

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا پہلی آیت میں جو ذکر گزرا تھا کہ جزاء دی جائے گی۔ تو کوئی بھی بشری کمزوریوں سے پاک نہیں ہوتا ہر شخص کو خیال گزر سکتا ہے کہ ہر شخص کی بشری کمزوریوں پر لازماً سزا دی جاتی تو یہ ظلم ہوتا۔ توکل کرو اور یقین کرو کہ اللہ تعالیٰ چھوٹی موٹی کوتاہیوں سے صرف نظر کرے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے اس آیت کے مضمون کی تائید میں بعض دیگر آیات قرآنی پیش فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر چھوٹے موٹے گناہوں پر اللہ کی نظر ہوتی اور وہ سزا دینے بیٹھ جاتا تو اللہ تعالیٰ سطح ارضی پر کسی کو بھی نہ چھوڑتا۔ انسان تو کیا انسانیت کو ہی مٹا دیا جاتا۔ تمہیں سزا ملتی تو سارے ادنیٰ جانور جو تمہاری خاطر اللہ نے پیدا کئے ہیں ان کو بھی اٹھا دیا جاتا ان کے رہنے کا جواز تو تم خود ہو تمہارے پاس اگر زندگی کا جواز نہ رہا تو وہ جانور خوامخواہ مشقت اٹھائیں۔؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس آیت میں پیدا ہونے والے ہر شبہ کا ازالہ کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت مغفرت کرنے والا ہے اس کی طرف سے ذرہ بھر بھی کسی پر ظلم نہ ہوا نہ ہوگا۔ اس کی طرف سے مطمئن رہو۔

آیت نمبر 126

حضور ایدہ اللہ نے اس آیت کے معانی اور مطالب بیان کرتے ہوئے فرمایا دین میں اس سے بہتر کون ہے جس کی تمام تر توجہ اللہ کی طرف ہو جائے۔ اور اس نے ابراہیمؑ کی ملت کی پیروی کی اور اللہ نے ابراہیمؑ کو خلیل بنایا۔

حضرت صاحب نے فرمایا اس میں بہت سی باتیں قابل توجہ ہیں۔ یہ سوال ہے کہ کیا ملت ابراہیمؑ کی پیروی کا حکم ہے۔ پھر یہ کہ خلیل کا کیا مطلب ہے۔ احسان کی بحث میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا احسان سے مراد اللہ کی عبادت اس طرح کرنا ہے کہ گویا تو خدا کو دیکھ رہا ہے اور اگر تجھ سے یہ ممکن نہ ہو سکے تو یہ سوچنا کہ اللہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ اور اس طرح سے عبادت کے تمام حقوق ادا کرنا۔ حضور ایدہ اللہ

اسلم وجہ کافی نہیں وھومحسن ہو تو پھر جزا ملتی ہے۔ جو یہ عہد کرے کہ اللہ کی مرضی کے خلاف نہیں کروں گا ان معنوں میں کہ ہمیشہ نظر رکھوں گا کہ گویا خدا کو دیکھ رہا ہوں یا کم سے کم ہمیشہ یہ نظر رکھوں کہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے۔ اس سے احسان درجہ کمال کو پہنچ جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس کے بعد ابراہیمؑ کے دین حنیف کی پیروی کی کیا ضرورت ہے۔ یہاں دراصل نمونہ پیش فرمایا گیا ہے کہ تمہارے سامنے ابراہیمؑ کا نمونہ رہنا چاہئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہی کیا کہ وہ مسلسل حنیفا بنا رہا۔ حنیف اسے کہتے ہیں جو مکمل روبہ خدا رہے۔ اسے جب بھی ٹھوکر لگی اللہ ہی کی طرف لگی جب بھی گرا اللہ ہی کی طرف گرا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہاں ملت سے مراد شریعت نہیں۔ اگر یہ معنی سمجھا تو ٹھوکر کھاؤ گے۔ ملت کا مطلب ہے دستور، طریق۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جو دستور تھا جو اس کی پیروی کرے گا وہ محسن ہوگا۔ اسے کسی خوف کی ضرورت نہیں۔ اس سے زیادہ دین میں بہتر کون ہو سکتا ہے۔ اور پھر اس سے بہتر کیا جزا ہو سکتی ہے کہ اللہ ایسے شخص کو اپنا دوست بنالے۔ اس کی تو دنیا بھی اور دین بھی سنور گیا۔ اس لئے حضرت ابراہیمؑ کو خلیل اللہ کہتے ہیں۔ یہ لفظ خلیل آپ کا لقب بن گیا۔

خلیل سے کیا مراد ہے؟ خلیل کا مطلب ہے جگری دوست ایسا دوست جو وقت پر کام آئے۔ جو کام نہ آئے اسے خلیل نہیں کہا جا سکتا۔ اللہ جب کہتا ہے کہ میں تمہارا خلیل ہوں تو مراد یہ ہے کہ اپنے دوستوں میں ابراہیمؑ کو شامل کر رہا ہے۔ اللہ کا خلیل تبھی بنا جا سکتا ہے کہ جب اللہ کی دوستی کا حق ادا کیا جائے۔ خلیل اللہ کی پیروی میں جب کوئی چاہے کہ دنیا اور آخرت کی ضمانت اسے حاصل ہو جائے تو اسے چاہئے کہ خلیل اللہ کی پیروی کرے۔ حضرت مسیح موعود کا یہی کردار تھا۔ آپ فرماتے تھے کہ جوتی کے تسمے کے بارے میں بھی بناء اللہ پر کرتا ہوں۔ چھوٹی سے چھوٹی ضرورت اور چھوٹی سے چھوٹی ذمہ داری میں بھی اللہ کی دوستی پر مدد پر بھروسہ کرتا ہوں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کا حوالہ اس تعلق میں اس لئے نہیں دیا گیا کہ آپؐ کا درجہ خلیل سے بڑا تھا۔ وہ زمانے سے بالا تھا۔ وہ قیامت تک کے لئے مثال ہے' اللہ کا جو سلوک جاری ہونا تھا اس میں خلیل کا پیدا ہونا مقدر تھا۔ حضرت ابراہیمؑ اللہ کے خلیل تھے تو آنحضرت ﷺ خلیل گر تھے۔ یہ ہے عبد کامل کی تعریف۔ رسول اللہ ﷺ کو عبد اللہ کہا گیا ہے۔ آپؐ کا اللہ سے ایسا کامل الحاق ہوا ہے کہ ہر کام اپنے آقا کی مرضی کے مطابق کرتے تھے۔ یوں تو آنحضرت ﷺ بھی خلیل تھے مگر آپؐ کے مقام و مرتبہ کے لحاظ سے خلیل کا لفظ کافی نہیں ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا واتبع ملۃ ابراہیم حنیفا میں آنحضرت ﷺ مخاطب تھے اور آپ کے پیروکار مخاطب تھے وہ سب جو قیامت تک آنے ہیں۔ یعنی قیامت تک رسول کریمؐ اور آپ کی امت کو یہ ہدایت دی گئی ہے کہ اس ملت کو اپنائے رکھنا جو حضرت ابراہیم کی تھی۔ یہ درست ہے لیکن ابراہیم کی ملت کا تو آپؐ کو علم نہیں تھا۔ آپؐ تو امی محض تھے۔ عرب کے صحرا میں پیدا ہوئے۔ یہ ساری باتیں رسولؐ اللہ کو قرآن کی وحی سے معلوم ہوئیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا حضرت ابراہیمؑ کے قریب ترین وہ شخص ہے جو حضرت ابراہیمؑ کی پیروی کرے۔ اس میں تمام اہل کتاب بھی شامل ہیں۔ اللہ فرماتا ہے کہ ابراہیم جیسا بن کے تو دکھاؤ۔ اول الناس وہ ہے جو حضرت ابراہیم کی پیروی کرتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عظیم الشان مرتبے کی قدر کرتے ہیں۔ سب کو اپنی اپنی جگہ پر فضیلت ملی ہے۔ مگر آنحضرت ﷺ جیسی فضیلت اور کسی کے حصہ میں نہیں آئی۔ آنحضور ﷺ فرماتے ہیں مجھے حکم ہوا ہے کہ میں اپنا سارا وجود خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش کر دوں۔ رحمۃ للعالمین بنوں اس طرح کہ میرا کچھ بھی میرا نہ رہا بلکہ سب کچھ خدا کا ہو گیا۔ اور آنحضرت ﷺ نے یہ کر کے دکھایا کہ کامل طور پر خدا کا ہونے کے نتیجہ میں کامل طور پر مخلوق کے ہو گئے۔ مخلوق کو اس سے بہتر اور کوئی سہارا نہ ملا۔ بنی نوع انسان کے فائدے کے لئے چھوٹی سے چھوٹی بات بھی آپؐ نے بیان فرما دی۔ کھانے پینے میں حلال طیب چیزوں کو کھاؤ۔ پھر فرمایا کم کھاؤ اتنا کہ ابھی بھوک باقی ہو تو کھانے سے ہاتھ کھینچ لو۔ اگر اس ارشاد پر عمل کیا جائے تو موٹاپے سے ہمیشہ کے لئے نجات مل جائے۔ اس پر چھوٹی عمر سے ہی عمل ضروری ہے۔ ورنہ بڑھاپے کی عمر میں جا کر موٹاپے سے نجات ممکن نہیں ہوتی۔ چھوٹی عمر میں ہی بچوں کو سمجھایا جائے تو بڑی عمر میں موٹاپے سے بچا جا سکتا ہے۔ یہ جو ارب ہا ارب کی چیزیں اور کئی قسم کی ورزشوں وغیرہ پر جو اخراجات ہوتے ہیں جسم کو سمارٹ بنانے کے لئے۔ ان سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس تعلیم سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضور ﷺ خدا کی مخلوق کے لئے کلیتہً وقف تھے۔ آپؐ خالق کے لئے بھی وقف تھے۔ جیسا کہ وہ اللہ رب العالمین ہے تمام دنیا کی ضرورتوں کو پورا کرنے والا ہے۔ رسول کریم نے فرمایا کہ میں رحمۃ للعالمین بنوں گا۔ اس میں تمام جہان آ گئے۔ سوال ہے کہ آپ تمام جہانوں کے لئے کیسے رحمت بن سکتے ہیں۔ جہانوں کا تو کوئی انت نہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے اس نکتے کی لطیف وضاحت فرمائی اور فرمایا دنیا میں جتنے بھی جہان ہیں ایک مقصد کی خاطر پیدا کئے گئے ہیں۔ ان کا خلاصہ بالآخر خاتم النبیین کی صورت میں دنیا میں آیا۔ انسان کامل کے طور پر رسول کریم کا وجود دنیا کی تمام چیزوں کی تاثیروں کا اکٹھا ہونا ہے۔ اس میں ادنیٰ سا بھی مبالغہ نہیں یہ ایک حقیقت ہے۔ جب تمام سائنسدان تخلیق عالم پر غور کرتے ہیں تو زندگی کا آغاز اس کی انتہا کو پیش رکھتے ہوئے جانچتے ہیں کہ آغاز کہاں اور کیسے ہوا۔ اس لئے عملاً آنحضرت ﷺ سب کے لئے رحمت ہیں۔

حضور نے حضرت مسیح موعود کا ارشاد بیان فرمایا کہ وہ فرماتا ہے کہ قربانی کی طرح میرے آگے گردن رکھ دو ایسا کرو گے تو استقامت کے درجے کو حاصل کرو گے۔ اور تمہاری زندگی اور موت خدا کے لئے ہو جائے پھر فرمایا دین کے دو ٹکڑے ہیں۔ خدا کے آستانے پر سر رکھ دینا اور بنی نوع انسان سے نیکی کرنا۔

آیت نمبر 127

اس آیت کے مطالب بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ اسے گھیرے ہوئے ہے حضرت صاحب نے فرمایا اللہ فرماتا ہے کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے وہ اللہ ہی کا ہے۔ اس سے یہ بتانا مقصود ہے کہ ابراہیمؑ یا کسی اور کو اللہ اپنی ضرورت کے لئے خلیل نہیں بناتا بلکہ اس کے لئے بطور احسان بناتا ہے۔

ابن جریر کی تفسیر کے حوالے سے حضور نے فرمایا اللہ نے حضرت ابراہیمؑ کو خلیل بنایا۔ اطاعت اور عبادت میں۔ خدا تعالیٰ کو اس کی دوستی کی کوئی ضرورت نہ تھی ازراہ احسان بنایا۔ دوستی کی ضرورت ہو بھی کیا سکتی تھی جبکہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے اللہ کا ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کو اللہ کی احتیاج ہے نہ کہ اللہ کو ابراہیمؑ کی۔ اللہ فرماتا ہے کہ میری رضا کو پانے میں جلدی کرو تاکہ میں تمہیں بھی اپنا خلیل بناؤں۔ حضور نے فرمایا کہ کسی کو اللہ پر ابراہیمؑ کے ہم جنس ہونے کا خیال ہو سکتا تھا قرآنی آیت اس کو رد کر رہی ہے۔

حضور نے فرمایا خلاصہ کلام یہ ہے کہ سب کچھ خدا کا ہے جو بھی جاندار ہے وہ اللہ کا ادنیٰ غلام اور عبادت کرنے والے کے طور پر اللہ کے حضور حاضر ہوگا۔ ہر نبی اس میں شامل ہے وہ بھی اللہ کے حضور بطور عبد حاضر ہونے پر فخر محسوس کرے گا اس آیت کریمہ نے ایسے سب غلط تصورات کی نفی کر دی ہے۔

☆......☆......☆......☆

دلچسپ اور عجیب

بڑھاپے کی روک تھام کے لئے

سائنس دان انسان کو موت کے منہ میں جانے سے تو کبھی بھی روک نہیں سکیں گے لیکن بہرحال بڑھاپے کو مزید بہتر طور پر گزارنے کے لئے ان کی کوششیں ضرور قابل تحسین ہیں۔ اور اس مقصد کے لئے تحقیق شروع کر دی گئی ہے اور اس کے لئے خلائی سیاروں کا سفر بار بار کرنے والے خلاباز جان گلین کو اب ایک بار پھر خلا میں اسی مقصد کے لئے بھیجا جا رہا ہے۔ یہ کام امریکہ کے ادارے ناسا کا ایک پروجیکٹ ہے۔ اس میں جان گلین کے سر سے لے کر پیروں تک کمپیوٹر کے مختلف آلات نصب کر دئے گئے ہیں۔ یہ کمپیوٹر خلا میں یہ ریکارڈ کرتے رہیں گے کہ جان گلین کے جسم میں جو کمزوریاں پیدا ہوتی ہیں ان کا سلسلہ کیسے چلتا ہے۔

واضح رہے کہ خلا میں جانے والے افراد جب واپس آتے ہیں تو ان کے جسموں میں بڑھاپے کے تمام آثار پائے جاتے ہیں۔ اس لئے سائنس دانوں نے فیصلہ کیا ہے کہ ان تمام کمزوریوں اور بڑھاپے کے آثار کے عمل کو ریکارڈ کر لیا جائے۔ یہ ریکارڈ حاصل کرنے کے بعد اس بڑھاپے کو روکنے کے لئے دوائیں تیار کر لی جائیں گی جو زمین پر رہنے والے لوگوں کے بڑھاپے کو روکنے کے بھی کام آئیں گی۔

بن مانس گوریلے نرسوں کی جگہ کام کریں گے

یہ عجیب و غریب خبر تھائی لینڈ سے آئی ہے کہ وہاں نرسوں کی جگہ بن مانس ہسپتالوں میں کام کریں گے۔

یوں تو ویسے ہی ہمیشہ سے دنیا بھر میں نرسوں کی کمی کی شکایت رہی ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ تھائی لینڈ میں اس سلسلے میں حالت زیادہ ہی نازک صورت اختیار کر چکی ہے۔

بتایا گیا ہے کہ تھائی لینڈ میں بے شمار نرسیں نرسنگ کا پیشہ چھوڑ کر جا چکی ہیں جبکہ پہلے ہی عورتوں کا اس پیشے کی طرف رجحان کم تھا۔ نتیجہ کے طور پر حکومت نے ان کے متبادل کے طور پر بندر گوریلوں کو نرسنگ کی ٹریننگ دینے کی سکیم بنائی ہے اور اب تک کے نتائج کے مطابق گوریلے بندر اس کام کے لئے بہت موزوں ثابت ہو رہے ہیں۔ آپریشن تھیٹروں میں بھی گوریلے سرجن ڈاکٹروں کی معاونت کیا کریں گے۔

اگر تھائی لینڈ میں یہ تجربہ مکمل طور پر کامیاب ہو گیا تو پھر دوسرے کاموں کے لئے بھی ان گوریلوں سے کام لینے میں کونسی وجہ مانع ہو سکتی ہے۔

سکندر اعظم اور راجہ پورس کی یادگار

سکندر اعظم کو دنیا کے عظیم فاتحوں کی فہرست میں ایک اونچا مقام حاصل ہے۔ سکندر اعظم نے اپنی جوانی کے شروع میں ہی یونان کی تمام ریاستوں کو شکست دے دی اور ان پر اپنی حکمرانی کا سکہ جاری کر دیا۔ اس کے بعد وہ دنیا کو فتح کرنے کا عزم لے کر نکلا اور ایران افغانستان اور دیگر اس وقت کی حکومتوں کو تہس نہس کرتا ہوا ہندوستان پر حملہ آور ہوا۔ اور بغیر کسی مقابلہ کے دریائے جہلم کے کنارے تک پہنچ گیا۔ لیکن یہاں پہنچ کر اسے ایک اپنے جیسے ہی انسان سے واسطہ پڑ گیا جس نے اس کا راستہ روکنے کی جرات کی تھی۔ یہ اس علاقے کا راجہ پورس تھا۔ 2340 سال قبل ان دونوں کے درمیان مقابلہ ہوا جس میں اگرچہ راجہ پورس کو شکست ہوئی لیکن اس نے اپنا ایک ایسا تشخص چھوڑا جو آج بھی قائم ہے۔

باقی صفحہ 7 پر

مرتبہ- عبدالستار خاں صاحب

قسط دوم آخر

ایک زندہ جماعت کا زندہ سال

1998 - تاریخ احمدیت کے اہم واقعات

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ 160 ملکوں میں پھیل چکی ہے اور ہر جگہ خدا کی بے شمار رحمتیں جماعت پر نازل ہو رہی ہیں جن کا شمار ممکن نہیں۔

ذیل کی سطور میں جماعتی تاریخ 1998ء کے ایسے اہم واقعات کا انتخاب پیش کیا جارہا ہے جو جماعتی اخبارات و رسائل میں شائع ہو چکے ہیں۔ ان کی تفصیل عام طور پر الفضل ربوہ یا الفضل انٹر نیشنل لندن میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

وزیراعظم پاکستان کو خط

30- مئی 1998ء کو محترم ناظر اعلیٰ صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب کی طرف سے محترم میاں محمد نواز شریف صاحب وزیراعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان کو ایک خط تحریر فرمایا جو الفضل یکم جون میں شائع ہوا محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے لکھا۔

بھارت کی طرف سے کئے جانے والے ایٹمی دھماکوں کے نتیجہ میں پاکستان کے لئے جو نازک صورت حال پیدا ہوئی ہے اور اس کے پیش نظر قوم اور ملک کی حفاظت اور سالمیت کے لئے آپ نے جو بھی جوابی دفاعی قدم اٹھایا ہے۔ ہم پاکستانی احمدی اپنی سابقہ روایات کے مطابق پوری طرح آپ کے ساتھ ہیں اور اپنی خدمات ملک و قوم کے لئے پیش کرتے ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ایلومینیم کے برتن چھوڑنے کی تحریک

5- جون 1998ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے اردو کلاس میں احباب جماعت کو ایلومینیم کے برتنوں کو چھوڑنے کی ہدایت فرمائی۔

اس پر احباب نے جس والہانہ جذبے سے لبیک کہا اس کی کچھ تفاصیل الفضل میں شائع ہو چکی ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خدمات وطن

12- جون 98ء کے خطبہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے قیام و استحکام پاکستان میں احمدیوں کی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعت احمدیہ پاکستان اور عالم اسلام کے مفادات کی حفاظت کے لئے ہمیشہ صف اول میں رہی ہے اور رہے گی۔ حضور انور نے فرمایا کہ وزیراعظم پاکستان اقتصادی پابندیوں کے بارے میں صحیح تشخیص کرنے پر مبارکباد کے مستحق ہیں۔

حضور کا دورہ امریکہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 19- جون 1998ء کو واشنگٹن ڈی سی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے احباب جماعت کو احمدیہ ٹیلی ویژن پر ترجمۃ القرآن کلاس کی برکات اور اس سے استفادہ کی تحریک فرمائی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جلسہ سالانہ امریکہ

جماعت احمدیہ امریکہ کا 50واں جلسہ سالانہ 25- تا 27- جون 1998ء منعقد ہوا۔ جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے شمولیت فرمائی۔

26- جون بمقام بیت الرحمان واشنگٹن (امریکہ) میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ میں فرمایا اس وقت کثرت کے ساتھ خدا کی راہ میں تقویٰ شعار خرچ کرنے والے چاہئیں جن کو اللہ کی تقدیر برکت دے۔

اسی روز San Jose ایریا میں حضرت صاحب ایدہ اللہ نے بیت البصیر کا افتتاح فرمایا۔

27- جون کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ امریکہ کے جلسہ سالانہ سے اختتامی خطاب میں فرمایا کہ

امریکہ نے اپنے طرز سیاست میں تبدیلی نہ کی تو وہ خدا کے سخت غضب کا شکار ہو جائے گا۔

یکم اور دو جولائی کی درمیانی شب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ سان فرانسسکو تشریف لائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

انتخاب عہدیداران

محترم ناظر اعلیٰ صاحب کی ہدایت پر جملہ جماعت ہائے احمدیہ پاکستان میں آئندہ تین سالوں یکم جولائی 1998ء تا 30- جون 2001ء کے لئے عہدیداران جماعت احمدیہ کے انتخابات کروائے گئے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جلسہ سالانہ انڈونیشیا

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کا جلسہ سالانہ 3 تا 5- جولائی منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں 144 جماعتوں کے قریباً ساڑھے سات ہزار افراد شامل ہوئے۔ اس موقع پر نومبائعین کا بھی تربیتی اجلاس الگ منعقد ہوا جس میں 400 نومبائعین شریک ہوئے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

شہادت

مورخہ 7- جولائی 1998ء کو واہ کینٹ کے مخلص احمدی مکرم محمد ایوب اعظم صاحب کو شہید کردیا گیا۔ ان کی عمر 62 سال تھی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

وفات

27- جولائی 1998ء کو محترم سید امین احمد صاحب ابن حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب بعمر 59 سال وفات پا گئے۔ جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نے پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جلسہ سالانہ U.K

31- جولائی تا 2- اگست 98ء جماعت احمدیہ برطانیہ کا 33واں جلسہ سالانہ منعقد ہوا جس کے افتتاحی اجلاس میں ساڑھے چودہ ہزار افراد نے شرکت کی۔

افتتاحی خطاب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو 1998ء میں ہونے والے الہامات بیان فرمائے اور فرمایا کہ اللہ کے فضل اور رحمت سے امید ہے کہ سو سال پہلے ہونے والے الہامات آج ایک دفعہ پھر پورے ہوں گے۔ آپ نے فرمایا خدا کی رحمت سے نومید نہ ہو خدا کی نصرت ہر ایک راہ سے آئے گی۔ روحانیت کے چشمہ سے جو بھی پئے گا وہ کبھی ہلاک نہیں ہوگا۔

یکم اگست کو جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز خواتین سے خطاب کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ عورتیں تربیت کے معاملہ میں بیدار ہو جائیں اور اپنے بچوں کے لئے پاؤں تلے جنت پیدا کریں۔ غریب گھروں میں جاکر وقار عمل کریں اور ان کو رہنے سہنے کے ڈھنگ سکھائیں۔

حضور نے فرمایا کہ احمدی عورتیں تقدیر بدل سکتی ہیں۔ مردوں سے مسابقت کے حوالہ سے احمدی خواتین کی نمایاں خدمات کا تذکرہ بھی فرمایا۔

یکم اگست 1998ء جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز دوسرے سیشن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جماعت احمدیہ پر سال بھر میں ہونے والے اللہ تعالیٰ کے افضال و انعامات پر مبنی خطاب فرمایا۔

عالمی بیعت

2- اگست 98ء کو جماعت احمدیہ انگلستان کے 33ویں جلسہ سالانہ کے آخری روز چھٹی عالمی بیعت کا انعقاد ہوا جس میں دنیا بھر کے 93 ممالک کی 223 قوموں کے 50 لاکھ سے زائد افراد نے بیعت کرکے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ جو دنیائے مذاہب کی تاریخ میں ایک حیران کن اور تاریخ ساز واقعہ ہے۔

2- اگست 98ء کو جماعت احمدیہ برطانیہ کے 33 ویں جلسہ سالانہ سے اختتامی خطاب میں حضور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کو اسوہ حسنہ اس لئے بنایا گیا کہ خالصۃً "اللہ کی محبت حاصل ہو سکے۔ دعا کریں کہ میری زندگی میں نئے احمدی ہونے والوں کی تعداد 10 کروڑ سے بڑھ جائے۔ فرمایا پہلی عالمی بیعت 1993ء سے لے کر 1998ء کی چھٹی عالمی بیعت تک کل نئے احمدی ہونے والوں کی تعداد ایک کروڑ سے زائد ہو چکی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ میں نے دعا کی تھی کہ میری دلی تمنا ہے کہ میری زندگی میں نئے احمدی ہونے والے ایک کروڑ ہو جائیں۔ خدا نے وہ تمنا پوری کر دی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

شہادت

4- اگست کو محترم ملک نصیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ وہاڑی کو گولی مار کر شہید کر دیا گیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سرخ کتاب کی تحریک

7- اگست 1998ء کے خطبہ جمعہ میں حضرت صاحب ایدہ اللہ نے تمام ملکوں جماعتوں اور اداروں کو ایک سرخ کتاب رکھنے کی تلقین فرمائی جس میں تمام خرابیوں کو درج کیا جائے اور آئندہ ان کا ازالہ کیا جائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

صنعتی نمائش خدام

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے تحت چوتھی صنعتی نمائش 14 تا 16- اگست ایوان محمود میں منعقد ہوئی جس میں 26 اضلاع کے 119 خدام نے 1690 اشیاء نمائش کے لئے پیش کیں۔ 10 ہزار افراد نے یہ نمائش دیکھی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اجتماع لجنہ امریکہ

14 تا 16- اگست 1998ء ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے مشرقی حصہ کی لجنات اور ناصرات کا ایک اجتماع بیت الرحمان میری لینڈ میں منعقد ہوا۔ اس میں قریباً 700 مستورات اور بچیوں نے شرکت کی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

حضور کا دورہ جرمنی

19 تا 31- اگست 98ء سیدنا حضرت خلیفۃ

المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے جرمنی کا دورہ فرمایا۔ اس دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ جرمنی سے روح پرور خطاب فرمائے۔ مجالس سوال و جواب منعقد ہوئیں۔ انفرادی و اجتماعی ملاقاتیں ہوتی رہیں۔

19- اگست 98ء حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ مع قافلہ بیت نور جرمنی میں ورود فرما ہوئے۔

☆☆☆☆☆☆

جلسہ سالانہ جرمنی

21 تا 23- اگست 1998ء کو جماعت احمدیہ جرمنی کا 23واں جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ حسب سابق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت جلسہ میں شمولیت فرمائی جلسہ کا آغاز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے 21- اگست کے خطبہ جمعہ سے ہوا۔ جس میں حضرت صاحب نے سورۃ الحجرات کی آیات 2 اور 3 کی روشنی میں مامورین زمانہ اور بزرگوں کی مجالس میں اختیار کئے جانے والے آداب سے متعلق نصائح فرمائیں۔ اسی طرح ایثار سے متعلق بھی قرآنی آیات اور مختلف واقعات کے حوالے سے وضاحت فرمائی۔

23- اگست کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے اختتامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے سورۃ الفرقان کی پہلی تین آیات کے حوالے سے "فرقان" کی روح پرور تشریح فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ ایک ہی وجود ہے جسے تمام جہانوں کا فرقان عطا ہوا۔ اور وہ ہمارے ہادی و مولا حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کا بابرکت وجود ہے۔ اور اسی مذہب کی فتح ہوگی جو توحید کا علمبردار ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مستورات سے بھی خطاب فرمایا۔

جماعت احمدیہ جرمنی کو بعض نو مبایعین اقوام کے الگ الگ جلسے منعقد کرانے کی توفیق بھی ملی۔ اس غرض سے امسال ترک، البانین، عرب اور فرنچ نو مبایعین نے اپنی اپنی زبانوں میں جلسے منعقد کئے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ مختلف اوقات میں ان جلسہ گاہوں میں جاکر مختلف اقوام کے احمدی احباب کو شرف ملاقات بخشا اور ضروری ہدایات اور نصائح سے نوازا۔

گزشتہ سال 27 اقوام کے 1506 نو مبایعین نے شرکت کی جبکہ امسال اللہ کے فضل سے 39 اقوام کے 3700 نو مبایعین تشریف لائے۔ اور کل 23000 سے زائد افراد نے اس سال جلسہ سالانہ جرمنی میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔

☆☆☆☆☆☆

فری ہومیو کلینک

23- اگست کو عائشہ فری ہومیوپیتھک کلینک اقصیٰ چوک کا افتتاح محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ پاکستان نے فرمایا۔

27- اگست کو برکت ہومیو ڈسپنسری زیر اہتمام مجلس انصار اللہ علوم شرقی کا افتتاح مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر الفضل نے کیا۔

وفات

30- اگست مکرم چوہدری علیم الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد وفات پاگئے۔ 2- اکتوبر کو حضرت صاحب نے بیت الفضل لندن میں مرحوم کا جنازہ غائب پڑھایا۔

☆☆☆☆☆☆

اجتماع انصاراللہ سویڈن

29- اگست کو بیت الناصر گاتھن برگ میں مجلس انصار اللہ سویڈن کا نواں سالانہ اجتماع ہوا۔ اجلاس اول کی صدارت محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے کی۔ اپنے خطاب میں آپ نے انصار کو زریں ہدایات سے نوازتے ہوئے فرمایا کہ سیرۃ النبی ﷺ کو ہمیں اپنے تمام جلسوں کا لازمی جزو بنانا چاہئے۔

اجلاس دوم کی صدارت محترم محمود احمد ورک صاحب صدر مجلس سویڈن نے کی۔

☆☆☆☆☆☆

وفات رفیق مسیح موعود

6- ستمبر کو حضرت مسیح موعود کے (مردوں میں سے آخری) رفیق حضرت میاں جان محمد صاحب 102 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ 2- اکتوبر کو حضرت صاحب نے ان کا جنازہ غائب پڑھایا۔

☆☆☆☆☆☆

علمی ریلی خدام

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے تحت پانچویں سالانہ علمی ریلی 18- 19- ستمبر کو ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہوئی۔ جس میں تیرہ علمی مقابلے ہوئے اور 37 اضلاع کے 210 خدام نے شرکت کی۔ افتتاح مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں نے کیا اور اختتامی خطاب محترم چوہدری محمد علی صاحب نے فرمایا۔

☆☆☆☆☆☆

اجتماع خدام بیلجیئم

18 تا 20- ستمبر مجلس خدام الاحمدیہ بیلجیئم کا چھٹا سالانہ اجتماع بیت السلام برسلز میں منعقد ہوا۔

☆☆☆☆☆☆

جلسہ سالانہ ماریشس

25 تا 27- ستمبر جماعت احمدیہ ماریشس کا جلسہ سالانہ بیت السلام روز ہل میں منعقد ہوا۔ جس میں ملک بھر سے 2500 افراد شامل ہوئے۔ دوسرے روز ایجوکیشن اور سائنس کے وزیر آنریبل Kadress Pillay نے بھی شرکت کی۔ اس موقع پر انہیں اور دیگر غیر از جماعت دوستوں کو حضور ایدہ اللہ کی تازہ کتاب پیش کی گئی۔

جلسہ وکٹوریہ (آسٹریلیا)

27- ستمبر کو جماعت احمدیہ وکٹوریہ (آسٹریلیا) کا پہلا ایک روزہ جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ جس کا افتتاح مکرم محمود احمد صاحب امیر و مربی انچارج آسٹریلیا نے کیا۔ شرکاء کی تعداد مہمانوں سمیت 108 تھی۔

☆☆☆☆☆☆

اجتماع خدام آسٹریلیا

3- 4- اکتوبر کو بیت الہدیٰ سڈنی آسٹریلیا میں خدام و اطفال کا اجتماع منعقد ہوا۔ ملک بھر سے 200 سے زائد خدام و اطفال و زائرین نے شرکت کی۔

☆☆☆☆☆☆

کتاب میلہ جرمنی

7 تا 12- اکتوبر جماعت احمدیہ جرمنی نے فرینکفورٹ کے معروف بین الاقوامی میلہ کتب میں شرکت کی۔ جس میں قرآن کریم کے تراجم اور دیگر کتب رکھی گئیں۔

☆☆☆☆☆☆

شہادت

10- اکتوبر کو نواب شاہ کے ایک مخلص اور فدائی احمدی مکرم ماسٹر نذیر احمد صاحب بگھیو کو ایک نامعلوم شخص نے پستول کے فائر کرکے شہید کردیا۔

☆☆☆☆☆☆

مقدمات

12- اکتوبر کو چک نمبر 20 گ ب تحصیل شور کوٹ ضلع جھنگ کے چار احمدی احباب کے خلاف زیر دفعہ 295/C توہین رسالت کا مقدمہ درج کیا گیا۔

☆☆☆☆☆☆

بیوت الذکر

30- اکتوبر کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے ہالینڈ اور فرانس کی بیوت الذکر کا ایمان افروز تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا۔ 1987ء میں بیت مبارک ہالینڈ کو آگ لگادی گئی۔ اب اس کی تعمیر نو مکمل ہوچکی ہے۔ بیت الذکر کی جگہ میں 10 گنا اضافہ عمل میں آیا ہے۔ اور اب وہاں 500 نمازیوں کے نماز ادا کرنے کی جگہ بن گئی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرانس کی بیت الذکر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جو عمارت خریدی گئی تھی اسے وہاں کی کونسل بیت الذکر تسلیم کرنے سے انکار کرتی چلی آرہی تھی۔ اب بفضل تعالیٰ کونسل نے اسے بیت الذکر تسلیم کرنے کی منظوری دے دی ہے حضور نے فرمایا کہ آج ایم ٹی اے سٹوڈیو کا بھی فرانس میں افتتاح ہو رہا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

شوریٰ انصار جرمنی

31- اکتوبر و یکم نومبر 1998ء ناصر باغ گروس گیراؤ میں مجلس انصار اللہ جرمنی کی نویں مجلس شوریٰ منعقد ہوئی۔ جس میں ملک بھر سے 185 نمائندگان 16- اعزازی ممبران اور 50 زائرین سمیت کل 251 احباب نے شرکت کی۔

☆☆☆☆☆☆

خصوصی تقریب برائے تصنیف

حضور اقدس کی تازہ تصنیف Revelation, Rationality, Knowledge and Truth کے حوالہ سے گھانا انٹرنیشنل ٹریڈ فیئر سنٹر میں انٹرنیشنل بک فیئر (4 تا 10 نومبر 98ء) کے موقعہ پر ایک خصوصی تقریب منعقد ہوئی۔

☆☆☆☆☆☆

سال نو تحریک جدید

6- نومبر کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا اور فرمایا کہ عالمگیر جماعت احمدیہ میں چندہ تحریک جدید کی ادائیگی کے ضمن میں جماعت احمدیہ جرمنی اول۔ جماعت احمدیہ پاکستان دوم اور جماعت احمدیہ امریکہ سوم رہی۔ پاکستان کی جماعتوں میں لاہور اول رہا جبکہ ربوہ دوم اور کراچی سوم رہا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ امسال تحریک جدید میں مجموعی طور پر 16 لاکھ 86 ہزار پاؤنڈ کی مالی قربانی پیش کی گئی ہے جو گزشتہ سال سے 65 ہزار پاؤنڈ زیادہ ہے۔

☆☆☆☆☆☆

شہادت

یکم دسمبر 98ء کو محترم ملک اعجاز احمد صاحب ڈھونیکے ضلع گوجرانوالہ کو دن کے دس بجے وزیر آباد میں ان کی دوکان پر فائرنگ کرکے شہید کردیا گیا۔ ان کی عمر 50 سال تھی۔

☆☆☆☆☆☆

جلسہ سالانہ قادیان

5 تا 7- دسمبر 1998ء کو قادیان کا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔

5- دسمبر 1998ء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے لندن سے قادیان کے 107 ویں جلسہ سالانہ کا افتتاحی خطاب ارشاد فرمایا جو MTA نے لندن سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا جلسہ کے کوائف کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا اس جلسہ میں ہندوستان کے علاوہ 22 ممالک کے 16000 نمائندگان شریک ہوئے۔ اس جلسہ کی خاص بات نو مبایعین کی شرکت ہے جو دس ہزار سے زائد ہوگئی۔

اس جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے حضور ایدہ

باقی صفحہ 7 پر

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

مکرم محمد حلیم صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ کی اہلیہ صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ

○ نیشنل کالج آف ٹیکسٹائل انجینئرنگ فیصل آباد نے B.S.c ٹیکسٹائل انجینئرنگ داخلہ کے لئے پنجاب۔ سندھ۔ سرحد۔ بلوچستان فیڈرل علاقہ۔ آزاد جموں کشمیر۔ FATA۔ شمالی علاقہ جات اور قبائلی علاقہ جات (ڈیرہ غازی خان و راجن پور) کے ڈومیسائیل رکھنے والے طلبہ و طالبات سے داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ تعلیمی قابلیت میں F.S.c انجینئرنگ میں کم از کم 60 فی صد (بغیر NCC) حاصل کیا ہونا لازمی ہے۔ داخلہ سے قبل میتھ۔ فزکس۔ کیمسٹری اور انگریزی پر مشتمل داخلہ ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہوگا۔ یہ ٹیسٹ کراچی۔ ملتان۔ لاہور۔ پشاور۔ اسلام آباد اور کوئٹہ میں ہوگا۔ داخلہ فارم ادارہ سے 400 روپے کے عوض یا 425 روپے کا ڈیمانڈ ڈرافٹ ارسال کرکے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 15۔ فروری 99ء ہے۔ داخلہ ٹیسٹ 11۔ اپریل 99ء کو ہوگا۔

(نظارت تعلیم)

اعلان

○ وہ طلباء و طالبات جنہوں نے امسال پاکستان کی مختلف یونیورسٹیوں کے میڈیکل کالجوں میں داخلہ حاصل کیا ہے وہ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ 35460 کو مندرجہ ذیل معلومات ارسال کریں تاکہ دوران سال نظارت تعلیم ہذا سے مختلف طور پر رابطہ کرنے والے طلبہ کو مناسب رنگ میں رہنمائی کی جا سکے۔

1۔ اپنا شعبہ۔ عارضی و مستقل ایڈریس
2۔ شعبہ کا آخری اوپن میرٹ
3۔ ادارہ کے بارے میں پرنٹڈ معلومات۔
4۔ دیگر تعلیمی معلومات۔

(نظارت تعلیم)

زیارت ربوہ واقفین نو
نارووال شہر

○ مورخہ 5۔ نومبر بروز جمعرات نارووال شہر کے واقفین نو کا ایک وفد مکرم عبدالعلیم صاحب ناصر مربی سلسلہ اور مکرم یاسین جلیل صاحب سیکرٹری وقف نو کے ہمراہ ربوہ پہنچا۔

اس وفد میں 13 واقفین نو 11 والدین 3 نگران ٹیچرز اور 20 دیگر احباب نے شرکت کی۔ وفد نے ربوہ کے قابل دید مقامات کی سیر کی۔

بچوں اور خواتین نے مکرمہ صاحبزادی امتہ الباسط بیگم صاحبہ، مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر الفضل، مکرم حبیب الرحمٰن صاحب زیروی انچارج خلافت لائبریری سے ملاقات کی تمام بزرگان سلسلہ نے قیمتی نصائح سے نوازا۔ وکالت وقف نو کی طرف سے واقفین نو کا جائزہ لیا گیا اور راہنمائی کی گئی۔ مورخہ 8۔ نومبر کو وفد ربوہ کی نیک اور حسین یادیں لے کر واپس نارووال روانہ ہوا۔

(وکالت وقف نو)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

لینگویج انسٹی ٹیوٹ

رمضان المبارک کے بعد لینگویج انسٹی ٹیوٹ برائے واقفین نو دارالرحمت وسطی مورخہ 99-1-23 بروز ہفتہ بوقت 3-45 دوبارہ کھلے گا۔ طلباء / طالبات کے والدین سے گزارش ہے کہ وہ وقت مقررہ اور پابندی کے ساتھ بچوں کو کلاسز میں بھجوایا کریں۔ تاکہ جن اعلیٰ مقاصد کے لئے یہ ادارہ قائم کیا گیا ہے۔ وہ حاصل ہو سکیں۔

(انچارج لینگویج انسٹی ٹیوٹ)

کفالت یتامٰی

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

ا۔ جنوری 1991ء میں ہمارے پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامٰی کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے 300 گھرانوں کے ایک ہزار سے زائد مستحق یتامٰی کی بطریق احسن کفالت کی جارہی ہے۔

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کرکے کسی بھی وقت شامل ہو سکتے ہیں۔ اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامٰی" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کر دیں۔

یاد رہے کہ یتامٰی کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوش خبری دی گئی ہے۔

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جارہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ۔

(ا) اگر وہ اس تحریک کی ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے بنے اس کی ادائیگی یکشت کر سکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہو سکیں۔

(ب) جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پا سکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں۔ نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں۔

(ج) نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامٰی" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

مستحق یتامٰی یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامٰی" سے ایسے مستحق یتامٰی کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامٰی کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کرکے یتامٰی کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامٰی دارالضیافت ربوہ)

الفضل خود خرید کر پڑھئے

بقیہ صفحہ 4

یہ جنگ پاکستان کے علاقہ پوٹھوہار کے قصبہ پنڈ دادنخان کے نواحی قصبہ جلال پور شریف میں لڑی گئی تھی۔ اب یونان کے سفیر نے پنڈ دادنخان میں سکندر اعظم اور راجہ پورس کے درمیان مقابلہ کی یادگار کا سنگ بنیاد رکھا۔ کہا جاتا ہے کہ سکندر اعظم نے جنگ سے پہلے یہاں قیام کیا تھا۔ اس کے قیام کی یادگار اور ریسرچ سنٹر کے سنگ بنیاد کا افتتاح یونان کے سفیر نے کیا۔ اس تقریب میں پچاس سے زائد ممالک کے سفارت کاروں اور سفیروں اور ذرائع ابلاغ کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اور سب نے کہا کہ پنڈ دادنخان کی سرزمین قدیم تہذیب سے مالا مال ہے۔

بقیہ صفحہ 6

اللہ نے یہ خوشخبری بھی سنائی کہ گذشتہ چند سالوں میں بھارت میں 16 لاکھ سعید روحوں نے احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اور صرف گذشتہ 4 ماہ میں دو لاکھ افراد اس سلسلہ میں داخل ہوئے۔

7۔ دسمبر 1998ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جلسہ سالانہ قادیان کے شرکاء لندن سے بذریعہ MTA براہ راست اختتامی خطاب فرمایا۔ جو ساری دنیا میں سنا گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے قادیان اور جماعت کی ترقی کا آنکھوں دیکھا حال حضرت مسیح موعود کے ایک رفیق محترم نواب خان صاحب کی زبانی رجسٹر روایات رفقاء جلد 3 ص 23 تا 35 سے پڑھ کر سنایا۔

حضور نے فرمایا خدا کے فضل سے دنیا بھر میں بکثرت بیعتیں ہو رہی ہیں۔ بیعتوں کی یہ کثرت ہم پر ذمہ داریاں ڈالی رہی ہیں۔ فرمایا۔ اللہ کے حضور گریہ و زاری کی بڑی ضرورت ہے ڈش انٹینا کی وساطت سے دنیا بھر کے کروڑوں احمدیوں نے بیک وقت جلسہ قادیان کی آخری دعا میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جلسہ سالانہ ربوہ

جماعت احمدیہ کے 92 ویں جلسہ سالانہ کے انعقاد کے لئے حکومت سے اجازت حاصل کرنے کی باضابطہ کارروائی کی گئی مگر اجازت نہ ملنے کی وجہ سے منسوخ کر دیا گیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عالمی درس قرآن

21۔ دسمبر 1998ء یکم رمضان المبارک کو بیت الفضل لندن میں عالمی درس قرآن کا آغاز ہوا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ 1993ء سے احمدیہ ٹیلی ویژن کے ذریعہ ماہ رمضان میں قرآن کا درس ارشاد فرماتے ہیں۔ 31۔ دسمبر تک حضور نے دس درس ارشاد فرمائے

عالمی منظر

دنیا میں مایوس لوگوں کی تعداد بڑھ رہی ہے

گیلپ انٹرنیشنل نے دنیا بھر میں ایک سروے کا اہتمام کیا جس میں عامۃ الناس سے آئندہ کے متعلق پوچھا گیا کہ کیا وہ آنے والے وقتوں سے پر امید ہیں یا مایوس ہیں۔ اگرچہ اقتصادی بحرانوں کی زد میں آئے ہوئے ملکوں کے عوام تو بجا طور پر آئندہ آنے والے وقتوں سے مایوسی کا اظہار کرتے ہیں لیکن سروے کے مطابق برطانیہ کے لوگ بھی اسی رویہ کا شکار ہیں۔ دنیا بھر میں پر امید لوگوں کی تعداد جو پچھلے سال 39 فیصد تھی اب گھٹ کر 30 فیصد رہ گئی ہے ویسے اس معاملے میں پاکستان کے لوگوں کا رویہ بہرحال بہت زیادہ بہتر رہا۔ روس میں پر امید لوگوں کی تعداد صرف 15 فیصد برطانیہ میں 42 فیصد اور بھارت میں پر امید لوگوں کی تعداد 28 فیصد رہ گئی ہے۔ جبکہ ان کے مقابلہ میں پاکستان کے لوگ ابھی اپنے ملک اور آئندہ وقت سے اتنے مایوس نہیں ہوئے۔ کیونکہ ابھی بھی پاکستان کے 47 فیصد لوگ مستقبل سے پر امید ہیں۔ پچھے سال پر امید اور مایوس لوگوں کی تعداد کا موازنہ کچھ اس طرح تھا۔ برطانیہ کے پر امید لوگوں کی تعداد پچھلے سال 52 فیصد تھی جبکہ اس سال ایسے لوگوں کی تعداد گھٹ کر 42 فیصد رہ گئی ہے۔ بھارت میں پر امید لوگوں کی تعداد 43 فیصد سے کم ہو کر 28 فیصد رہ گئی ہے جبکہ پاکستان میں یہ شرح 52 فیصد تھی لیکن اس سال گھٹ کر 47 فیصد رہ گئی ہے۔ جیسا کہ اعداد و شمار سے واضح ہے پاکستان کی صورت میں یہ شرح بہت کم گھٹی ہے۔ روس میں تو اس سلسلے میں سب سے زیادہ افسوسناک صورت حال کا پتہ لگا ہے۔ پچھلے سال روس کے 41 فیصد لوگ پر امید تھے لیکن اس سال یہ شرح گھٹ کر صرف 15 فیصد رہ گئی ہے۔ پر امید لوگوں کی شرح میں کمی سب سے زیادہ روس میں پائی گئی ہے۔

پاکستان کے متعلق مزید تفصیل کے مطابق 1998ء کے سروے میں 17 فیصد پاکستانیوں نے کہا کہ 1999ء بہتر ہوگا۔ 15 فیصد کے مطابق خراب ہوگا۔ اور 26 فیصد نے کہا کہ کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ ملازم پیشہ افراد میں سے 28 فیصد نے کہا کہ ان کی ملازمت محفوظ نہیں جبکہ یہی شرح پچھلے سال 19 فیصد تھی۔ 48 فی صد کو اس خوف سے بے چینی ہے کہ اگلے سال مزید ملازموں کو ملازمت سے برطرف کر دیا جائے گا۔ اور بے روزگاری بڑھ جائے گی جس سے زندگی گزارنا مشکل ہو جائے گا جبکہ 21 فیصد اس بات پر پر امید ہے کہ اگلے سال بیروزگاری کم ہو جائے گی۔ پاکستان کے 24 فیصد لوگوں کو دہشت گردی اور اندرونی فسادات کے بڑھنے کا اندیشہ ہے جبکہ گزشتہ سال یہ شرح 27 فیصد تھی۔

گیلپ سروے کے مطابق خلیجی ریاستوں، نیوزی لینڈ، آسٹریلیا، سپین، آئرلینڈ، جاپان، کوریا، ہانگ کانگ، فلپائن اور ملائشیا کی اکثریت اپنے مستقبل سے مایوس نہیں ہے۔ لیکن دنیا بھر کے اعداد و شمار کو جمع کیا جائے تو اس سال دنیا بھر میں مایوسی کا دور دورہ ہوگا۔ کیونکہ اسی گیلپ سروے کے مطابق پر امید لوگوں کی تعداد مزید کم ہو گئی ہے پچھلے سال 39 فیصد لوگ مستقبل کے بارے میں پر امید تھے لیکن اس سال ان کی تعداد کم ہو کر صرف 30 فیصد رہ گئی ہے۔

لیکن یہ صرف ایک اندازہ ہے اور اندازے غلط بھی ثابت ہو جایا کرتے ہیں اس لئے آیئے سب مل کر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس دنیا کے لوگوں کو ان رویوں، عادتوں، خصلتوں کو بدلنے کی توفیق دے جو اس مایوسی کی وجہ ہیں اور ان نظاموں اور طریقہ ہائے زندگی کو ترک کرنے کی سمجھ دے جس کے نتیجہ ہی میں مستقبل پر امید بن سکتا ہے اور مایوسی کی لہر امید کی لہر میں بدل سکتی ہے۔

روس میں ووٹوں کی سیل

روس میں اقتصادی گراوٹ کے ساتھ ساتھ سیاسی گراوٹ بھی اپنی انتہا کو پہنچ رہی ہے جو دراصل مارکیٹ اکانومی کا ایک تحفہ ہے۔ اس نئے نظام کے نتیجہ میں امیر زیادہ امیر ہو رہے ہیں اور غریب نان جویں کے لئے بھی ترس رہے ہیں۔

سینٹ پیٹرز برگ (سابقہ لینن گراڈ) روس کا ایک مشہور شہر ہے اور اس میں لوکل باڈیز الیکشن ہو رہے ہیں اس الیکشن میں حصہ لینے اور جیتنے کے لئے غرباء سے ووٹ بر سر عام خریدے جا رہے ہیں۔ ایک ووٹ کا ریٹ 15 روبل کے قریب چل رہا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ سینٹ پیٹرز برگ کے نواحی علاقوں کے مراکز کے باہر بوڑھوں بے گھروں اور بے آسرا غریبوں کی قطاریں لگی ہوئی ہیں جو اپنے ووٹ فروخت کرنا چاہتے ہیں کیونکہ ان میں سے اکثر کے پاس ایک دن کے راشن کے لئے بھی رقم نہیں ہے۔

امیر امیدوار غریب لوگوں کی غربت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے گلی محلوں میں جا کر بھی ووٹوں کی خرید سے گریز نہیں کرتے۔

ایسی حالت میں قائم کئے جانے والے ادارے کس قسم کی جمہوریت کے نمائندے ہوں گے اس کے متعلق مغربی دانش ور ہی بہتر روشنی ڈال سکتے ہیں۔

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
دکان 212037
رہائش 212175